سوال

قرآن وسنت کے خلاف کوئی عمل قبول نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صوفیہ کے سلسلوں کے مشائخ مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ لوگوں سے وعدے لیتے ہیں۔ بیعت کرنے والا یہ وعدہ کرتا ہے کہ کبھی خیانت نہیں کرے گا۔ وہ اجتماعی طور پر ذکر کرنے کے لئے راتیں متعین کرلیتے ہیں۔ پھر حلقے بنا کر یا صفیں بنا کر بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کے خاص خاص

پھر یہ نعد خواں یوں بھی کہتے ہیں: ''یا حسین مدد' یا سیدہ زینب مدد' یا سید بدوی مدد' اے میرے نانا رسول اللہ مدد! یا اولیاء اللہ مدد! بعض لوگ سید بدوی' یا جناب حسین' یا سیدہ زینب وغ سـہ رہ کے نام کی بکری یا نقد رقم کی نذر بھی مانتے ہیں' بعض اوقات جس بزرگ کی نذر مانی جاتی ہے' اس کے مزار پر پینڈھا ذ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عالیٰ سلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ رسول اللہ aنے انہیں جو ہدایات دیں ان کی تعمیل کریں' یہ ہدایات قرآن مجید ش اور صحیح احادیث میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم اپنی اطاعت کے حکم کے ساتھ ہی دیا ہے بلکہ نبی ﷺ کیا طاعت کو اللہ نے خود اپنی اطاعت کو اللہ نے خود اپنی اطاع

مَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّ‌سُولَ فَأُولَـٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَـٰئِكَ رَ‌فِيقًا ﴿٦٩﴾...النساء

ول aکی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا یعنی انبیائ' صدیقین' شہداء اور نیک لوگ یہ بہترین ساتھی (رفیق) ہیں۔''

فرمایا:

مَّن يُطِعِ الرَّ‌سُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْ‌سَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ﴿٨٠﴾...النساء

a''

فرمایا:

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّ‌سُولَ وَاحْذَرُ‌وا ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَ‌سُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٩٢﴾...المائدة

اللہ aکا حکم مانو اور ڈرتے رہو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف وضاحت پہنچا دینا ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے کتاب وسنت کی تعلیمات میں نبی aکی اتباع کو ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت قرار دیا ہے اور ان سے اللہ تعالیٰ کی محبت کا سبب اور گناہوں کی معافی کا باعث فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ‌ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ‌ رَّ‌حِيمٌ ﴿٣١﴾...آل عمران

بیۓ! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو پھر میری پیروی کرو' اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا مہربان ہیں۔''

ارشاد ہے:

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّ‌سُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِ‌ينَ ﴿٣٢﴾...آل عمران

ر دیجئے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو' پس اگر وہ پھر جائیں تو یقینا اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں رکھتا۔''

نبی aسے یہ بات ثابت نہیں کہ آپ نے خلفائے راشدین یا کسی اور صحابی سے اس انداز کی بیعت لی ہو یا وعدہ لیا ہو جس طرح صوفیہ کے مشائخ اپنے مریدوں سے لیتے ہیں کہ وہ اللہ کا ذکر اللہ کے خاص خاص مفرد ناموں سے کریں مثلاً اللہ' حی' قیوم' اور اسے وظیفہ بنالیں' جسے وہ پابندی سے پڑھیں اور ہر روز

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّ‌قُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُ‌هُمْ إِلَى اللَّـهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١٥٩﴾...الأنعام

پنے دین میں تفرقہ ڈالا اور (مختلف) گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے' پھر وہ انہیں بتائے گا کہ وہ کچھ کرتے رہے تھے۔''

ذکور رسول اللہ aنے مسلمانوں کو ایک دوسرے سے دوستی رکھنے سے منع کیا ہو بلکہ آپ نے انہیں ایک دوسرے سے دوستی اور محبت رکھنے کا حکم دیا اور ان کی تعریف کرتے ہوئے ان کا یہ وصف بیان فرمایا:

ونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُ‌ونَ بِالْمَعْرُ‌وفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ‌ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَ‌سُولَهُ ۚ أُولَـٰئِكَ سَيَرْ‌حَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾...التوبة

وسرے کے دوست ہیں وہ بھلائی کا حکم دیتے' برائی سے روکتے' نماز قائم کرتے' زکوۃ دیتے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں' یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت فرمائے گا۔ اللہ یقینا غالب اور حکمت والا ہے۔''

اور نبی اکرم aسے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

یؤمن أحدکم حتیٰ یحب لأخیه ما یحب لنفسه)

ے کوئی شخص مومن نہیں بن سکتا حتیٰ کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔''!

! صحیح بخاری، صحیح مسلم حدیث نمبر: ۲۹۵۔

یہ بھی ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

ی الظن أکذب الحدیث، ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تدابروا ولا تباغضوا وکونوا عباد اللہ إخوانا)

ے بچو' سب سے جھوٹی بات ہے اور ٹوہ نہ لگاؤ اور جاسوسی نہ کرو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو' ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو (حدیث کا لفظ ''لاتدابروا'' کا مطلب بھی بیان کیا گیا ہے کہ ''چغلی نہ کھاؤ۔'')

ج: ۲' ص: ۲۴۵' ۲۸۷' ۳۱۲' ۳۴۲' ۴۶۵ صحیح بخاری حدیث نمبر: ۵۱۴۳)

(۲) چند افراد کا مل کر قرآن مجید کی تلاوت' مطالعہ' تدبر اور اس کے معانی و مطالب پر غور و فکر کرنا ایک ایسا کام ہے جس کی فضیلت جناب رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

وْمٌ فِی بَیْتِ اللہِ یَتْلُونَ کِتَابَ اللہِ وَیَتَدَارَسُونَہُ بَیْنَھُمْ إِلاَّ نَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِینَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَحَفَّتْھُمُ الْمَلاَئِکَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللہُ فِیمَنْ عِنْدَہُ)

''جو لوگ اللہ کے کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور اس کا مذاکرہ کرتے ہیں ان پر سکینت نازل ہوتی ہے' فرشتے ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور ان کا ذکر خیر اللہ تعالیٰ ان (مقرب فرشتوں) میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔'' (صحیح مسلم حدیث نمبر: ۲۶۹۹)

ں کا مطلب سمجھایا ہے۔ بسا اوقات آپ ﷺ خود تلاوت فرماتے تھے اور مجلس میں حاضر صحابہ کرام سنتے تھے' اس طرح نبی ﷺ انہیں تلاوت اور ترتیل کی تعلیم دیتے تھے' بسا اوقات آپ کسی صحابی کو قرآن پڑھنے کا حکم فرماتے کیونکہ آپ کو قرآن سننا بہت پسند تھا۔ ایک بار آپ ﷺ نے حضرت عب

بُ أن أسمعہ من غیری)

ں! میرا جی چاہتا ہے کہ کسی سے قرآن سنوں''

ت عبداللہ نے سورۃ النساء میں سے تلاوت شروع کی۔ جب اس آیت پر پہنچے

ذا جئنا من کل أمۃ بشہید وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا ۴۱...النساء

یہ ہے کہ ''اس وقت کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ لائیں گے؟''

تو فرمایا' بس کرو دیکھا تو آپ a کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔'' (صحیح بخاری، صحیح مسلم حدیث نمبر: ۳۰۲۷)

نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام کو وقفہ دے کر نصیحت کرتے تھے کہ اکتاہٹ پیدا نہ ہو جائے۔ مسجد وغیرہ میں ان کی رہنمائی کے لئے اور انہیں دین کی باتیں سکھانے کیلئے تشریف رکھتے تھے' کبھی کبھار انہیں متوجہ کرنے کیلئے یا کسی خاص نکتہ کی طرف توجہ مبذول کرنے کے لئے ان سے سوالات بھی کرتے تھے۔ پ

عن النفر الثلاثۃ؟ أما أحدھم فأوی إلی اللہ فآواہ اللہ' وأما الآخر فاستحیا فاستحیا اللہ منہ' وأما الآخر فأعرض فأعرض اللہ عنہ)

میں تمہیں ان تین آدمیوں کی بات نہ بتاؤں؟ ایک نے اللہ کی طرف جگہ چاہی تو اللہ نے اسے جگہ دی۔

علمی مجلس میں آیا جس میں اللہ کی باتیں ہو رہی تھیں' تو اسے ثواب ملا اور وہ الہ سے قریب ہو گیا۔

ے شرم کی' تو اللہ نے بھی اس سے شرم کی (یعنی اللہ نے اس کی شرم رکھی' اسے ثواب سے محروم نہیں رکھا۔)

بر: ۶۶' ۴۷۴' صحیح مسلم حدیث نمبر: ۲۱۷۶)

ری میں اور دیگر کتابوں میں حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

ن الشجر شجرۃ لا یسقط ورقھا؟ وإنھا مثل المؤمن حدثونی ما ھی؟))

ے ای درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور اس کی مثال مومن کی سی ہے' مجھے بتاؤ وہ کونسا درخت ہے؟''

ں کے درختوں میں پڑ گئے (یعنی مختلف درختوں کے بارے میں سوچنے لگے شاید فلاں درخت ہے یا فلاں درخت ہے۔)

خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (لیکن میں خاموش رہا۔) پھر صحابہ کرام نے عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں بتا دیجئے وہ کونسا درخت ہے؟ فرمایا:

النخلۃ)

ر کا درخت ہے۔''

علوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کے' صحابہ کے ساتھ مل کر ذکر کرنے کی عملی صورت یہ تھی کہ آپ ﷺ انہیں تعلیم دیتے اور ان کی رہنمائی فرماتے' وعظ ارشاد فرماتے' ان کا امتحان لیتے اور فہم و عبرت سے بھرپور تلاوت ہوتی' ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آپ ﷺ نے ہفتہ کے کسی دن یا رات کو خاص کر کے اپنے صحا

ں سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کام صوفیہ آج کل کرتے ہیں وہ بدعت اور گمراہی ہے ج سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

ن حدث فی أمرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد)

ے دین میں بدعت نکالی جو (اصل میں) اس کا جز نہیں تھی' تو وہ مردود ہے'' متفق علیہ۔

جوالفاظ کہتے ہیں یاحسین مدد' یاسیدہ زینب مدد' یابدوی یا شیخ العرب مدد' یارسول اللہ مدد یا اولیاء اللہ مدد وغیرہ یہ زیادہ براکام ہے اوراس کاگناہ بھی زیادہ ہے ۔ کیونکہ یہ شراب اکبر میں داخل ہے جس کا مرتکب ملت اسلامیہ سے خارج ہوجاتا ہے ۔ کیونکہ یہ مردوں سے فریاد ہے کہ انہیں بھلائی اورمال دیں' ان کی فر

لِکُمُ اللَّهُ رَبُّکُمْ لَهُ الْمُلْکُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِکُونَ مِن قِطْمِيرٍ ١٣ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَکُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَکُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَکْفُرُونَ بِشِرْکِکُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُکَ مِثْلُ خَبِيرٍ ١٤...فاطر

ی اسی کی ہے اوراس کے سواجنہیں تم پکارتے ہووہ توکھجور کی گٹھلی کے باریک سے چھلکے کے بھی مالک نہیں 'اگر تم انہیں پکاروتووہ تمہاری پکارنہیں سنتے ہی نہیں 'اگر (بالفرض) سن بھی لیں توتمہاری درخواست قبول نہیں کریں گے اورقیامت کے دن تمہارے شرک کاانکار کریں گے ۔ (یعنی کہیں گے کہ "

ں آیت میں ان کے پکارنے کو شرک کہا گیا ہے ۔ ایک اورمقام پر ارشاد ہے :

لُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ٥ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَکَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ کَافِرِينَ ٦...الأحقاف

ن ہوسکتا ہے جواللہ کے سواایسے (معبود) کوپکارتا ہے جوقیامت تک اس کی دعاقبول نہ کرے ۔ وہ (معبود) توان (پکارنے والوں) کے پکارنے سے بے خبر ہیں اورجب لوگ اٹھائے جائیں گے تووہ ان کے دشمن بن جائیں گے اوران کی عبادت کاانکار کردیں گے ۔''

تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اللہ کے سواجن انبیاء واولیاء کوپکاراجاتا ہے وہ پکارنے والوں کی نداؤں سے بے خبر ہیں اورکبھی ان کی درخواست قبول نہیں کرسکتے ۔ قیامت کے دن وہ ان پکارنے والوں کے دشمن بن جائیں گے اوراس بات سے انکار کردیں گے کہ ان مشرکوں نے کبھی ان بزرگوں کی پوجا کی ہو ۔ (پ

يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ١٩١ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ١٩٢ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوکُمْ ۚ سَوَاءٌ عَلَيْکُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنتُمْ صَامِتُونَ ١٩٣ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُکُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَکُمْ إِن کُنتُمْ صَادِقِينَ ١٩٤...الأعراف

ں جوکچھ بھی پیدانہیں کرتے بلکہ وہ خودپیدا کئے جاتے ہیں ۔ وہ ان (مشرکوں) کی مدد نہیں کرسکتے نہ وہ خوداپنی مدد کرتے ہیں ۔ اگر تم ان (مشرکوں) کوہدایت کی طرف بلاؤ توتمہاری پیروی نہیں کرتے 'تمہارے لئے برابر ہے کہ انہیں پکارویاخاموش رہو ۔ (اے مشرکو!) جنہیں تم اللہ کے سواپکارتے ہووہ تمہار

سرے مقام پر فرمایا :

مَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْکَافِرُونَ ١١٧...المؤمنون

ساتھ کسی اورمعبود کوبھی پکارتا ہے اس کے پاس اس کوئی دلیل نہیں 'تواس کاحساب اس کے رب کے پاس ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ کافر فلاح نہیں پائیں گے ۔''

ں آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ جوشخص اللہ کوچھوڑکر مردوں وغیرہ کوپکارتا ہے 'اسے فلاح نصیب نہیں ہوگی کیونکہ وہ غیراللہ کوپکارکر کفر کاارتکاب کرچکا ہے ۔

آپ کی چوتھی بات تو ایسے کام کی نذرماننا جن سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل ہوتی ہے 'یہ بھی عبادت ہے ۔ مثلاً جانور ذبح کرنے اورنیکی کے کاموں میںخرچ کرنے کی نذرماننا ۔ اس کیوجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی نذرپوری کرنے والے کی تعریف کی ہے اوراسے اجروثواب دینے کا وعدہ کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ۔

ن بِالنَّذْرِ...٧...الانسان

نذرپوری کرتے ہیں''

نفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ...٢٧٠...البقرة

چ کرتے ہویاجونذرمانتے ہواللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے ۔''

سی ایسے کام کی نذرمانے جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے تواس پراس کی نذرکوپورا کرنا واجب ہوتا ہے اورجوشخص اللہ کے لئے جانورذبح کرنے کی نذرمانے وہ شرک کامرتکب ہوتا ہے 'اس نذر کاپورا کرنا حرام ہے 'اس کافرض ہے کہ شرک سے اورتمام شرکیہ اعمال سے توبہ کرے ۔ ارشادربانی ہے :

صَلَاتِي وَنُسُکِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ١٦٢ لَا شَرِيکَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِکَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ١٦٣...الأنعام

میری قربانی 'میری زندگی 'میری موت (سب کچھ) اللہ رب العالمین کے لئے ہے ۔ اس کاکوئی شریک نہیں اورمجھے اسی بات کاحکم ہے اورمیں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں ۔''

فرمان الٰہی ہے :

عْطَيْنَاکَ الْکَوْثَرَ ١ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ٢ إِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْأَبْتَرُ ٣...الکوثر

نے آپ کوکوثر عطاکیا ہے ۔ لہٰذا اپنے رب کے لئے نمازاداکیجئے اورقربانی کیجئے ۔''

لہٰذا مسلمان کافرض ہے کہ کتاب اللہ کی پیروی کرے 'جناب رسول اللہ کے طریقے پرچلے 'اوراللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق اس کی عبادت کرے 'دعاصرف اسی سے کرے اورباقی تمام عبادتیں بھی ۔ مثلاً نذر 'توکل 'اورسختی نرمی ہر حال میں اسی کی طرف رجوع کرنا 'خالص اسی کے لئے انجام

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

1

محدث فتویٰ